رہنمائے کارکن

مصطفوی سٹوڈنٹس موومنٹ

رہنمائے کارکن

مصطفوی سٹوڈنٹس موومنٹ

Facebook.com/MSMPakistan

Twitter.com/MSMPakistan_

www.MSMPakistan.Org

042-35201967

جملہ حقوق بحقِ تحریکِ منہاجُ القرآن محفوظ ہیں

نام کتاب	:	رہنمائے کارکن
اِفادات	:	شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری
ترتیب و تدوین	:	محمد احسان اللہ سنبل
زیرِ نگرانی	:	چوہدری عرفان یوسف
معاونت	:	فریدِ ملّتؒ ریسرچ اِنسٹیٹیوٹ، نظامتِ تربیت MQI
کمپوزنگ	:	سید فراز ہاشمی
ٹائیٹل ڈیزائننگ	:	عبدالسلام مغل
مطبع	:	منہاجُ القرآن پرنٹرز، لاہور
تعارفی اِشاعت	:	مئی 2019ء
تعداد	:	1000

زیرِ اِہتمام
ٹریننگ کونسل
مصطفوی سٹوڈنٹس موومنٹ

Facebook.com/MSMPakistan,
Twitter.com/MSMPakistan_
042-35201967

بسم الله الرحمن الرحيم

مَـوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا

عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

مُـحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ

وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

﴿صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَ بَارَکَ وَسَلَّمَ﴾

فہرست

صفحہ نمبر	تفصیل	نمبر شمار
5	تعارف	1۔
6	پاکستان کو درپیش چیلنجز	2۔
7	امتِ مسلمہ کو درپیش چیلنجز	3۔
8	رضائے الٰہی ہمارا مقصود	4۔
10	عشق رسول ﷺ ہمارا ایمان	5۔
12	فروغ علم ہمارا عزم	6۔
14	تعمیر وطن ہمارا پروگرام	7۔
15	مصطفوی انقلاب ہماری منزل	8۔
18	بطور کارکن ہماری ذمہ داریاں	9۔
23	نصاب ایم ایس ایم	10۔

مصطفوی سٹوڈنٹس موومنٹ: علم امن قدم قدم

السلام علیکم!

آپ کو مصطفوی سٹوڈنٹس موومنٹ کا کارکن بننے پر مُبارکباد پیش کرتے ہیں ۔ MSM کا حصہ بن کر آپ طلباء کی ایک ایسی تحریک سے منسلک ہو گئے ہیں جس کا مشن محبت، امن، علم اور رواداری کا فروغ ہے۔ جس کے قائد، شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری ہیں۔ مصطفوی سٹوڈنٹس موومنٹ طلباء کے لیے ایک ایسا پلیٹ فارم ہے جہاں نوجوانانِ وطن کو مقصد حیات سے روشناس کروایا جاتا ہے اور انہیں ذاتی مفادات سے نکال کر اجتماعیت کا درس دیا جاتا ہے۔ یہ MSM کا اعزاز ہے کہ اس نے پنجاب، سندھ، پختون خواہ، گلگت بلتستان، کشمیر اور بلوچستان کے طلباء کو علاقائی، لسانی اور فرقہ ورانہ تعصّبات سے نکال کر پاکستان اور عالمِ اسلام کے پرچم تلے متحد کیا ہے۔

MSM مندرجہ ذیل حدیث کی عملی تصویر ہے۔

"مومن دوسرے مومن کے لیے دیوار کی طرح ہے جس کا ایک حصہ دوسرے حصے کے لیے تقویت کا باعث ہے۔"

معزز کارکن!

آپ جس طلباء تنظیم کے کارکن ہیں اس کی پہچان علم اور امن ہے۔ MSM کا کارکن جہاں جدید علوم سے مزین ہوتا ہے وہاں اس کی قدیم اسلامی علوم سے آگاہی اس کو دیگر طلباء سے منفرد اور ممتاز بناتی ہے۔ قائدِ انقلاب کے فرمان کے مطابق MSM کو جدید اور قدیم کے مابین پُل کا کردار ادا کرنا ہے۔ MSM طلباء کے شب و روز بدل کر اور ان میں قائدانہ صلاحیتیں پیدا کر کے معاشرے کو باشعور افراد دینا چاہتی ہے تا کہ مثالی معاشرے کی تشکیل ممکن ہو سکے جہاں طلباء اپنی تعلیمی اور نجی زندگی کے تمام گوشوں اور پہلوؤں میں اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لاسکیں۔

اِکیسویں صدی دنیا بھر میں علمی، سائنسی، فکری، ثقافتی، معاشرتی، معاشی اور نفسیاتی ارتقاء کی منہ بولتی تصویر ہے۔ دوسری طرف اسلامی جمہوریہ پاکستان بالخصوص اور امتِ مسلمہ بالعموم مجموعی طور پر کلی زوال کی دلدل میں دھنسی ہوئی ہے۔ آیئے ہم پہلے پاکستان اور پھر امتِ مسلمہ کے حالات پر نظر ڈالتے ہیں۔

پاکستان کو درپیش چیلنجز:

ملکِ پاکستان 14 اگست 1947 کو معرض وجود میں آیا۔ جو اسلام کے نام پر حاصل کی جانے والی مدینۃ المنورہ کے بعد روئے زمین پر دوسری ریاست ہے۔ مگر آج اسے سرمایہ داروں اور جاگیرداروں پر مشتمل چند ہزار خاندانوں کے پرُوردہ استحصالی نظام جس کی بنیاد دھن، دھونس اور دھاندلی ہے میں جکڑ رکھا ہے۔ اسی سرمایہ دارانہ نظام اور اشرافیہ کے اقتدار کی ہوس سے پاکستان دولخت ہوا اور یہ فرسودہ نظام غلاظت کی آخری حدوں کو چھو رہا ہے۔ یہ نظام نمک کی ایسی کان کی مانند ہے کہ جو بھی اس کا حصہ بنا ہے بے نام ونشان ہو کر رہ گیا۔ اب اگر ہم شعبہ تعلیم پر نظر دوڑائیں تو یہ شعبہ شرم ناک حد تک بدعنوانی کا شکار ہے۔ ہمارا تعلیمی بجٹ بھوٹان، بنگلا دیش اور سری لنکا جیسے ملکوں سے بھی کم ہے جن ملکوں نے ترقی کی اور مزید ترقی کی منازل طے کر رہے ہیں ان کی اولین ترجیح انسانی سرمایہ (Human Capital) ہوتی ہے۔ اس کے برعکس وطن عزیز میں ایک شہر کی میٹرو بس سروس پر آنے والے اخراجات صوبے پر آنے والے تعلیمی اخراجات سے زائد ہیں۔ گویا تعلیم کو یہاں اہمیت ہی حاصل نہیں ہے۔ اگر تعلیمی معیار کی بات کی جائے تو پاکستان کا ایک طبقہ وہ ہے جو ملک کے مہنگے ترین سکولوں میں اعلیٰ تعلیمی ماحول میں دنیا کا جدید ترین نصاب پڑھتا ہے اور دوسرا طبقہ وہ ہے جسے فرسودہ تعلیمی نظام کی بھینٹ چڑھا دیا گیا عین اسی وقت ایک طبقہ وہ بھی ہے جو دینی مدارس میں صدیوں پرانا نصاب پڑھتا ہے۔ جس کی وجہ سے ہر سال ہزاروں انتہا پسند سوچ کے طلبہ و طالبات معاشرے کا حصہ بنتے ہیں۔ جدید علوم کا حامل طبقہ اسلامی تعلیم وفکر سے ناآشنا ہونے کی وجہ سے اسلام کو موجودہ دور میں ناقابل عمل مذہب سمجھتا ہے

جبکہ قدیم دینی علوم سے آشنا طبقہ جدید سائنس کو اسلام کے منافی سمجھ کر معاشرے میں بگاڑ کا سبب بنتا ہے۔آج ملک پاکستان کو درپیش چیلنجز میں سے اہم ترین چیلنج اس کی نظریاتی اور جغرافیائی حدود کی حفاظت ہے دوقومی نظریے کے تحفظ کا معاملہ ہو یا پاک افغان بارڈر پر جاری جارحیت کا سامنا ہو بلوچستان میں جاری علیحدگی پسند تحریک ہو یا مشرقی بارڈر پر انڈیا کی مسلسل دراندازی۔ ہر روز ایک نئے چیلنج کے ساتھ طلوع ہوتا ہے۔دہشتگردی کے ناسور کی وجہ سے 70 ہزار سے زائد افراد ہمارے وطن میں لقمہ اجل بن گئے ہیں اور اس سے بھی بھیانک ترین بات ان خودکش بمباروں کی نرسریاں ہیں جو مسلسل تنگ نظری اور انتہا پسندی کو فروغ دے رہی ہیں اور دہشت گردی کو بدستور پروان چڑھا رہی ہیں اور اس سے بھی بڑھ کر تشویش ناک امر انتہا پسندی کا سیاست کے ساتھ گٹھ جوڑ ہے۔ملک پاکستان کی معیشت پر نظر دوڑائیں تو تباہ کن حالات ہیں۔دولت کی صحیح تقسیم کا رنہ ہونے کی وجہ سے ملک کا ایک طبقہ امیر سے امیر تر اور باقی رعایا غریب سے غریب تر ہوتی چلی جارہی ہیں۔ بے روزگاری اور مہنگائی کا طوفان برپا ہے۔اگر معیار زندگی پر نظر دوڑائیں تو بہترین وسائل کے حامل ملک کے باشندے صاف پانی، معیاری ادویات اور روزگار سے محروم جہالت کے گھٹا ٹوپ اندھیروں میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ مایوسی، ناامیدی اور خودغرضی کی ایک گہری لہر چھا ئی ہوئی ہے۔ان تمام مسائل اور پریشانیوں کی وجہ موجودہ ظالمانہ، جابرانہ، سرمایہ دارانہ، اورعوام دشمن نظام ہے۔ یہ نظام ان چند ہزار خاندانوں کا تحفظ کرتا ہے اور یہ چند ہزار خاندان اس نظام کا تحفظ کرتے ہیں۔نتیجتاً یہ قوم بنی اسرائیل کی قوم کی مانند ہو چکی ہے۔ جو بے ضمیر بھی ہے اور بے حمیت بھی۔ ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا نظر آتا ہے۔

اُمتِ مسلمہ کو درپیش چیلنجز:

آج اسلام کے 56 دیس ہیں مگر یہ پھر بھی پردیسی ہے۔ وہ مسلمان جو ایک ہزار سال تک اس دنیا کو علم کے نور سے منور کر رہے تھے، اپنے دور کی سائنسز اور علوم جدیدہ میں اپنا لوہا منوا رہے تھے، آج جہالت کے اندھیروں میں دربدر کی ٹھوکریں کھا رہے ہیں۔آقا صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم کی امت پر عجب وقت آن پڑا ہے اور یہ ہر شعبہ ہائے زندگی زوال کی گہری کھائی میں گرا ہوا ہے۔ اگر سیاست کا میدان ہو تو قابل اعتماد و قابل فہم قیادت نظر نہیں آتی۔ اگر معیشت کی طرف نظر اٹھائیں تو ایک دو ملکوں کے علاوہ صورتحال انتہائی ابتر ہے۔ تعلیم کا حال یہ ہے کہ مجموعی طور پر امت مسلمہ کی ترجیحات میں اس کا کہیں شمار نہیں۔ کبھی کشمیر میں ہماری مسلمان ماؤں، بہنوں اور جوانوں پر مظالم کی انتہا کی جاتی ہے تو کبھی فلسطین میں رات کو سوئے ہوئے مسلمانوں پر بمباری کر کے ہزاروں انسانوں کو زندہ جلا دیا جاتا ہے کبھی برما کے مسلمانوں پر ایسے مظالم ڈھائے جاتے ہیں کہ انسانیت منہ چھپائے نظر آتی ہے۔ انہی حالات کے تناظر میں کچھ ناسمجھ، کم عقل اور موجودہ دور کے خوارج جہاد کی من پسند تشریح پیش کرتے ہیں۔ جس سے کبھی بین الاقوامی طاقتیں اپنے معاشی مفادات کے لیے War on Terror کے نام پر عراق پر چڑھ دوڑتی ہیں اور کبھی افغانستان میں خون کی ہولی کھیلی جاتی ہے۔ کبھی شام میں پراکسی وارلڑی جاتی ہے تو کبھی پاکستان کا امن واستحکام تباہ و برباد کر کے اس کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے کی سازش کی جاتی ہیں۔ ایم ایس ایم ان تمام قومی و بین الاقوامی مسائل سے نمٹنے کے لیے آپ کو بحیثیت پاکستانی شہری اور امت مسلمہ کے فرد ہونے کے ناطے اپنا فعال کردار ادا کرنے کا شعور دیتی ہے اور مختلف گوشوں کا احاطہ کرتے ہوئے اپنی منزل مقصود تک لے جانا چاہتی ہے۔

رضاء الٰہی ہمارا مقصود:

معزز کارکن!

مصطفوی سٹوڈنٹس موومنٹ آپ کو زندگی کے مقصد سے آشنا کرنا چاہتی ہے ایک انسان اور حیوان میں فرق صرف مقصدیتِ زندگی کا شعور اور اس پر عمل پیرا ہونا ہے۔ یہ تمام کائنات، چرند پرند، نباتات، پھل، پھول، کھانے پینے کی اشیاء کا ایک مقصد ہے اور وہ مقصد انسان کی ضروریات کو پورا کرنا ہے۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر تمام کائنات کا مقصد بنی نوع انسان کی خدمت کرنا ہے تو پھر انسان کی زندگی کا مقصد کیا ہے؟ کیا اللہ نے بغیر کسی مقصد کے تمام

انسانوں کو پیدا فرمایا۔ایک انسان باپ کی پشت سے ہوتا ہوا 9 ماہ رحمِ مادر میں رہنے کے بعد پیدا ہوتا ہے۔اس کا بچپن گزرتا ہے، پھر لڑکپن ،نو جوانی ، جوانی ، ادھیڑ عمری ، بڑھاپا اور پھر قبر میں جا سوتا ہے۔ یہ تمام ارتقائی مراحل اللہ تعالیٰ نے محض کھانے ، پینے ، رہنے اور سونے کے لیے ترتیب نہیں دیئے بلکہ انسان کی زندگی کا ایک اعلیٰ اور ارفع مقصد ہے۔ فقط اچھے تعلیمی ادارے میں پڑھ لینا، اچھی فرم میں ملازمت کر لینا یا اچھا کاروبار کر لینا، اچھا کھا لینا اور پہن لینا مقصودِ حیات نہیں بلکہ زندگی کی گاڑی کو رواں رکھنے کے لیے ہے۔ پھر سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر یہ تمام انسان کی زندگی کا مقصد نہیں تو پھر انسان کی زندگی کا مقصد کیا ہے؟

معزز کارکن !

رضائے الٰہی کے حصول کے کئی ذرائع ہیں۔ انسان کی زندگی کا اعلیٰ ترین مقصد سراپا بندگی ہونا ہے۔مطلب یہ کہ انسان اللہ کی رضا کا طالب ہو اور اس کی مخلوق کا بہی خواہ ہو صرف اسی ذات کی خوشنودی حاصل کرنا چاہتا ہو۔انسان کا ہر کام اس کے مالک کی رضا کے تابع ہو اور ہر کام کرتے ہوئے یہ نیت کرے کہ اس کا مالک ، اس کا رب اس سے خوش اور راضی ہو جائے۔ پھر وہ چاہے بزنس کرے یا ڈاکٹر بن کر لوگوں کا علاج کرے،علم حاصل کرے یا لوگوں کو علم کے نور سے منور کرے تو اس کا ہر کام رضائے الٰہی کے تابع ہوگا۔ پھر اس کے ذہن سے مقصدِ حیات اوجھل نہ ہونے پائے گا کیونکہ ایک انسان اور مسلمان کے لیے یہی حاصلِ زندگی ہے۔ایم ایس ایم آپ کو ہمہ وقت مخلوق خدا کی خدمت میں دیکھنا چاہتی ہے۔طلباء حقوق کی جدوجہد سے لے کر ایک فلاحی معاشرہ کے قیام کی جدوجہد اس کے اہداف ہیں۔اس جدوجہد میں جان بھی چلی جائے تو کوئی بات نہیں ہے کیونکہ

جان دی ہوئی اُسی کی تھی
حق تو یہ ہے کی حق ادا نہ ہوا

عشقِ رسول ﷺ ہمارا ایمان:

مصطفوی سٹوڈنٹس موومنٹ کے نزدیک ایمان کا مرکز ومحور حضور نبی اکرم ﷺ کی ذاتِ مبارکہ ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت انسؓ نے ملتے جلتے الفاظ کے ساتھ حضور ﷺ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہ ہوگا جب تک کہ میں اس کو اس کی ماں باپ، اولاد اور دوسرے تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاوں۔"
(صحیح بخاری، کتاب ایمان)

عشقِ رسول ﷺ کی طاقت ایسی طاقت ہے جو انسان کو بڑے سے بڑے ظالم کے سامنے بھی کلمہءحق کہنے کی جرات عطا کرتی ہے۔

بقولِ اقبال

بے خطر کود پڑا آتشِ نمرود میں عشق
عقل ہے محوِ تماشائے لب بام ابھی

ایمان کو پرکھنے کے لیے اگر کوئی کسوٹی ہے تو وہ عشقِ رسول ﷺ ہے۔ حضور ﷺ کے واسطے اور تعلق کے بغیر دولتِ ایمان اور اسلام کا حصول بے بنیاد ہے۔ اور ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ بندہ درِ مصطفیٰ ﷺ پہ اپنی جبینِ نیاز اس طرح جھکا دے کہ وہاں عقل وخرد اور فکر وفلسفے کا عمل دخل نہ ہو۔ جب اہلِ مغرب نے مسلمانوں کی اصل طاقت کی کھوج لگانے کے لیے ریسرچ کی تو انہوں یہ معلوم کیا کہ حضور ﷺ کی ذاتِ مبارکہ ہی وہ ذات ہے جن سے عشق ومحبت کی وجہ سے مسلمان سال ہا سال عروج پر رہے اور اگر کبھی جزوی زوال آیا بھی تو صوفیاء نے عشق رسول ﷺ اور محبتِ رسول ﷺ کے جام امت میں ایسے تقسیم کیے کہ پھر سے عروج نصیب ہوا۔ اہلِ مغرب نے مسلمانوں کو زوال پذیر کرنے کے لیے جس چیز پر کاری ضرب لگائی وہ اان کا ایمان تھا جو اپنے آقا ﷺ سے محبت اور عشق پر مبنی تھا۔ اقبال رحمتہ اللہ علیہ نے اہل مغرب کی اس سازش سے پردہ اٹھاتے ہوئے لکھا تھا۔

یہ فاقہ کش جو موت سے ڈرتا نہیں ذرا

روحِ محمد اِس کے بدن سے نکال دو

فکرِ عرب کو دے کر فرنگی تخیلات

اسلام کو حجاز و یمن سے نکال دو

اُمتِ مسلمہ اگر پھر سے عظمتِ رفتہ کی بحالی چاہتی ہے تو پھر سے اسے درِ مصطفیٰ ﷺ پہ سر کو جھکانا ہوگا۔ اپنے آقا ﷺ سے ٹوٹا ہوا تعلق پھر سے بحال کرنا ہوگا۔ اپنے آقا ﷺ کی سیرتِ طیبہ کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنانا ہوگا۔ آقا ﷺ سے عشق کی شمع کو پھر سے جلانا ہوگا۔

قوتِ عشق ﷺ سے ہر پست کو بالا کردے

دہر میں اسم محمد ﷺ سے اُجالا کردے

اور ایک مسلمان کا اپنے نبی ﷺ سے تعلق کا ایک معروف ذریعہ درود و سلام ہے۔ جو نسبت اور جو تعلق نبی مکرم ﷺ سے درود و سلام کے ذریعے پختہ ہونا ہے وہ کسی دوسرے ذریعے اس قدر جلد پختہ نہیں ہوتا۔

چنانچہ اپنے نبی ﷺ سے محبت اور عشق کو عام کرنے کے لیے ایم ایس ایم نے ملک کے طول و عرض میں مختلف تعلیمی اداروں میں زیرِ تعلیم طلباء کی محبت کا مرکز و محور حضور ﷺ کی ذاتِ مبارکہ کو بنانے کے لیے حلقاتِ درود قائم کیے ہیں جو اِس کو دیگر طلباء تنظیموں سے منفرد کرتا ہے۔

قیامِ امن۔۔۔۔۔ہمارا مشن:

گزشتہ کئی سالوں سے دہشت گردی، قتل و غارت گری اور خودکش دھماکوں نے پوری دنیا اور بالخصوص اُمتِ مسلمہ کو شدید ترین مسائل سے دوچار کیا ہوا ہے۔ یہ ایک بین الاقوامی مسئلہ ہے۔ جسے کئی عناصر اپنے خفیہ مقاصد حاصل کرنے کے لیے سپانسر کر رہے ہیں۔ پھر اِنہی حالات میں کچھ نام نہاد اسلام کے ٹھیکیدار جہاد کی غلط اور من مانی تشریح کر کے عالمِ اسلام کے نوجوانوں

کو غلط سمت پر لگا رہے ہیں۔ اِن حالات میں اس امر کی ضرورت تھی کہ کوئی شخص اُٹھے اور اس موذی جان لیوا مرض کا قابلِ عمل علاج مہیا کرے اور حضور ﷺ کی امن و آشتی پر مبنی صحیح تعلیمات لوگوں تک پہنچانے کا بیڑہ اُٹھائے اور ان دہشت گردوں کو علمی، فکری اور نظریاتی محاذوں پر شکست دے اور اسلام کا امن پر مبنی متبادل بیانیہ پیش کرے تاکہ وہ نوجوان جو ابھی ان اندھیری راہوں کے راہی ہیں اُن کو حقیقی اسلام سے آشنا کیا جائے اور امتِ مسلمہ کو تباہی و بربادی کے بھنور سے نکالا جائے۔ اس ضمن میں دہشتگردی کے خلاف قائدِ انقلاب کا مبسوط تاریخی فتوی، فروغِ امن کے لیے اسلامی نصاب اور بین الاقوامی امن کانفرنسز کے ذریعے انتہا پسندی، فرقہ واریت، لسانی تعصّبات کے خلاف تحریکی جدوجہد اس بات کی منہ بولتی تصویر ہے۔

MSM نے طلباء میں سے علاقائی و لسانی تعصّبات، فرقہ وارانہ اور انتہا پسندانہ سوچوں کو قائدِ انقلاب کے فتوی اور اسلامی نصاب کے سٹڈی سرکلز کی مدد سے باہر نکال کر انہیں سرتاپا امن کا پیکر بنایا ہے۔ جس امن کی تعلیمات ہمیں حضور ﷺ کی ذاتِ اقدس اور سیرتِ محمدی ﷺ سے ملتی ہے۔ MSM آپ کو ایسا طالب علم بنانا چاہتی ہے جس کا اسلحہ کلاشنکوف نہ ہو بلکہ مومنانہ کردار ہو۔ قیامِ امن MSM کا مشن ہے۔

قدم قدم پر بچھا کر بہار کی کرنیں
شبِ خزاں کے یہ سائے لپیٹنے ہوں گے
ہمارے بعد بھی گزریں گے کارواں اکثر
ہمیں یہ راہ کے پتھر سمیٹنے ہوں گے

فروغِ علم ایم ایس ایم کا عزم:

اسلام میں علم کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ قرآنِ پاک کی پہلی وحی پڑھنے کے درس سے شروع ہوتی ہے اور حدیثِ مبارکہ میں علم حاصل کرنے کو فرض قرار دِیا گیا۔ جبکہ پاکستانی معاشرہ شعور کی نعمت سے محروم ہے یہاں بُنیادی علوم سے محرومی بھی وقت کا

بہت بڑا المیہ ہے۔اگر ہم مسلم اُمہ کی تاریخ اُٹھا کر پڑھیں تو حلب، بغداد،سپین،مصر،وسطی ایشیاء، قرطبہ الغرض جس بڑے میٹروپولیٹن سٹی کو اٹھالیں وہ علم کا گہوارہ ہوا کرتا تھا۔ بین الاقوامی قوانین کے علوم ہوں، جدید کیمسٹری کے علوم ہوں، میڈیکل سائنسز کے علوم ہوں،علومِ فلکیات ہوں، علوم جراحت ہوں یا دیگر اسلامی علوم،مسلمان ہرطرف علم کی مشعل لے کر پھیلے ہوئے تھے اور پوری دنیا کی راہنمائی کر رہے تھے۔ پوری دنیا سے بنی نوع انسان علم کے حصول کے لیے مسلم جامعات کا رخ کرتے تھے۔مسلم یونی ورسٹیوں میں جدید اور قدیم علوم کا حسین اِمتزاج تھا۔اگر ایک زمانے میں امامِ اعظم،غزالی، فارابی، پیدا ہورہے تھے تو اُسی زمانے میں اسی مادرِعلمی سے بابائے کیمیاء،علوم جراحت اور میڈیکل سائنسز کے روشن ستارے دنیائے انسان کوعلم کے نور سے منور کررہے تھے اور جدید سائنس کی مضبوط بنیاد فراہم کررہے تھے۔اُمتِ مسلمہ کے زوال کی بنیادی وجوہات میں سے ایک وجہ نظامِ تعلیم کواُس طریقہ سے ہٹانا بھی ہے جس پر عمل کر کے اسلامی دنیا اپنے وقت کے مجدد، فقہی،فلاسفر،دانشور اور سائنس دان پیدا کر رہی تھی۔اصل خرابی تب پیدا ہوئی جب اسلامی علوم اور سیکولر علوم میں تفریق پیدا کر دی گئی اور یہ قانون رائج کر دیا گیا کی جس نے اسلام کی تعلیم حاصل کرنا ہو وہ مدرسہ میں جائے اور جس نے جدید علوم پڑھنے ہوں وہ اعلی تعلیمی ادارے میں جائے۔اس سے معاشرے میں بگاڑ پیدا ہو گیا۔افسوس ناک بات یہ ہے کے آج کا طالب علم،علم کے حصول کے لیےنہیں بلکہ ڈگری کے حصول کے لیے کالج یا یونیورسٹی جاتا ہے۔جب تک ہمیں علم کی طلب ہوا کرتی تھی تو ہم کامیاب بھی تھے اور کامران بھی۔جب سے ہم حصول تعلیم سے دور ہوئے زوال ہمارا مقدر بن گیا۔

معزز کارکن!

ہمارا کام بہت اہمیت کا حامل ہے۔ہم اپنے وطنِ عزیز کے طلباء میں یہ احساس پیدا کر رہے ہیں کہ اگر وہ کسی تعلیمی ادارے میں پڑھنے جاتے ہیں تو اُن کا مطمع نظر فقط ایک کاغذ کی سند حاصل کرنا نہیں ہونا چاہیے، بلکہ ہمیں اپنے وقت کا صحیح استعمال کر کے کچھ تعمیری کام کرنا ہے۔اگر

کچھ سیکھا ہوا ہوگا تو ملازمت ملنا بھی آسان ہوگا اور وقت کا استعمال بھی ٹھیک سے ہوگا۔ مثلاً اگر کوئی ڈاکٹر بن رہا ہے تو فقط ملازمت کا حصول پیش نظر نہ ہو بلکہ اپنی فیلڈ میں مزید ڈویلپمنٹ کی راہیں تلاش کرے۔ اگر وہ کوئی انجینئر بن رہا ہے تو وطن اور اُمتِ مسلمہ کی تعمیر کی طرف بھی سوچے، اگر وہ بزنس پڑھ رہا ہے تو وہ رائج الوقت استحصالی بزنس ماڈلز کو فوکس کرنے کی بجائے اسلام کے آفاقی اُصولوں پر منحصر بزنس ماڈلز تیار کرے۔ الغرض وہ جدید علوم کے ساتھ ساتھ قدیم علوم میں بھی حتی الوسع دسترس رکھتا ہو۔ MSM پھر سے علم کا وہ کلچر زندہ کر رہی ہے جو کبھی مسلمانوں کی میراث ہوا کرتی تھی اور ایک ایسا کلچر فروغ دینے کی کوشش میں مصروفِ عمل ہے جس میں اہلِ علم لوگوں کو قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھا جائے۔ اور ایسا علم حاصل کرنا مقصود ہو جو علمِ نافع ہو، جو شعور بیدار کرے اور حقیقتِ حال سے باخبر کر کے جہالت کا خاتمہ کرے۔

تعمیرِ وطن ۔۔۔۔۔ ہمارا پروگرام:

ہم ملکِ پاکستان کے آزاد شہری ہیں۔ ہمیں آزادی کی نعمت کی قدر ہمارے پڑوس میں کشمیری ہی بتا سکتے ہیں جن پر ہر روز مظالم کی داستانیں رقم کی جاتی ہیں۔ ہمیں آزادی کا مطلب فلسطین کے مسلمان ہی سمجھا سکتے ہیں جو سال ہا سال سے آزادی حاصل کرنے کے لیے دیوانہ وار اپنے خون کے نذرانے دے رہے ہیں۔ آج ملکِ پاکستان بہت سی اندرونی اور بیرونی سازشوں کا شکار ہے اور اس کو بہت سے خطرناک چیلنجز کا سامنا ہے۔ دہشت گردی پوری دنیا میں ہماری جگ ہنسائی کا باعث ہے۔ پوری قوم کو علاقائی، لسانی، مذہبی اور ثقافتی طور پر تقسیم کر کے رکھ دِیا گیا ہے۔ کرپشن کا ناسور اس ملک کو دیمک کی طرح کھا رہا ہے۔ ملک کے ہم پر بے شمار احسانات ہیں۔ یہ ملک ہمیں آزادی سے اپنی منشاء کے مطابق زندگی گزارنے کی اجازت دیتا ہے۔ ہم اپنی مرضی سے اٹھتے، بیٹھتے، چلتے، پھرتے، کھاتے اور پیتے ہیں۔ اپنی مرضی سے کاروبارِ زندگی کرتے ہیں۔ ہمیں مذہبی آزادی ہے۔

معزز کارکن!

MSM ان تمام حالات میں طلباء کو یہ باور کروا رہی ہے کہ ہم خودغرضی سے بچیں ہمیں اپنے اندر جھانک کر دیکھنا ہے کہ آیا ہم اپنے حقوق ادا کر رہے ہیں یا نہیں؟ کیا ہم ملکِ پاکستان کے وجود پر چلنے والے اپنوں اور غیروں کے تیروں کا دفاع کر رہے ہیں یا نہیں؟ کیا ہم دیگر طلباء کو اس باطل نظامِ کے مکر وفریب سے آگاہی دے کر اُن بھائیوں اور بہنوں کی قربانیوں کا جو اس ارضِ پاک کو حاصل کرنے کے لئے دی گئی تھیں حق ادا کر رہے ہیں یا نہیں؟ پاکستان کی تعمیر و ترقی MSM کا پروگرام ہے۔

آؤ اپنے جسم چن دیں اینٹ پتھر کی جگہ
بے درو دیوار سہی مگر گھر تو اپنا ہے

مصطفوی انقلاب ----- ہماری منزل:

مصطفوی انقلاب جس کا خواب قائدِ انقلاب ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے دیکھا، MSM کی منزل ہے۔ قائدِ انقلاب نے فرمایا MSM ہی مصطفوی انقلاب کا ہراول دستہ ہے۔ مصطفوی انقلاب کے نتیجے میں ایک ایسا مثالی اور اسلامی معاشرہ تشکیل دینا ہے جو سراسر دورِ نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور خلفاء راشدین کے ادوار پر مبنی ہو۔ جہاں اقتدار میں صرف اہلِ حق آ سکیں، جہاں اسلام مسجد میں قید نہ ہو بلکہ بطورِ نظام معاشرے میں نافذ العمل ہو۔ جہاں ایک ایسا تربیت کا نظام میسر آئے جو اللہ کے بندوں کو اپنے مولا کی بندگی یاد کروائے۔ جہاں غربت کی وجہ سے کوئی شخص بھوکا نہ سوئے، جہاں لوگ دولت کی غیر منصفانہ تقسیم کی وجہ سے امیر سے امیر تر اور باقی پورا معاشرہ غریب سے غریب تر ہوتا چلا جائے۔ بلکہ اس کے مقابلے میں ایسا معاشی نظام تشکیل دیا جائے کہ معاشرے میں اتنی خوشحالی آ جائے کہ کوئی شخص زکوۃ لینے کے قابل نہ بچے۔ مصطفوی انقلاب کے نتیجے میں ایسی اصلاحات کی جائیں گی کہ مزارعوں میں وہ زمینیں تقسیم کر دی جائیں گی جنہیں وہ کاشت کرتے ہیں۔ ایسا عدل وانصاف کا معاشرہ قائم ہو کہ جس میں وقت کے

طاقتور حکمران کی بھی جواب طلبی ہو سکے جس کی مثالیں دورِ خلفاء راشدین میں ملتی ہیں۔

معاشرے اور ثقافتی (Social & Cultural) ڈھانچے کو عین اسلامی اُصولوں کے تابع کیا جائے اور معاشرے میں رائج افراط وتفریط پر مبنی فرسودہ رسومات کا کُلیتاً خاتمہ کیا جائے تا کہ زندگی قرآن وسنت کے مطابق گزارنا آسان ہو جائے۔ تعلیمی حوالے سے دینی اور دنیاوی علوم کی تفریق نہ ہو اور پھر سے ایسا تعلیمی ماحول میسر آئے کہ وقت کے عظیم داعیانِ اسلام، رازی، الکندی، فارابی اور جابر بن حیان پیدا ہوں اور علم کے میدان میں عظمتِ رفتہ بحال کریں اور اخلاقی حوالے سے پوری قوم اس بات کی منہ بولتی تصویر ہو کہ

دردِ دل کے واسطے پیدا کیا انساں کو
ورنہ طاعت کے لیے کچھ کم نہ تھے کرو بیاں

مندرجہ بالا انقلابی اصلاحات کو قومی سطح پر منقسم کیا جائے تو اِن کی ترتیب مندرجہ ذیل بنتی ہے۔(بحوالہ قرآنی فلسفہ ءانقلاب، جلد دوم، باب پنجم)

1) سیاسی پہلو Political Aspect

2) معاشی پہلو Economic Aspect

3) معاشرتی پہلو Cultural Aspect

اگر ہم سیرت النبی ﷺ کا انقلابی نظر سے مطالعہ کریں تو ہمیں یہ بات بہت اچھی طرح سمجھ آتی ہے کہ حضور ﷺ نے اگر سیاسی، معاشی اور معاشرتی پہلوؤں کو ملحوظِ خاطر نہ رکھنا ہوتا اور محض احکامِ خداوندی اور حدودِ شریعہ کے ذریعے انقلاب لانا ہوتا تو کبھی آپ ﷺ کو مدینہ کی طرف ہجرت کر کے جانے کا حکم نہ دیا جاتا بلکہ اسی کفر وظلم کے نظام میں رہ کر اسلامی انقلاب لانے کا کہا جاتا۔ اس لیے ہجرت کے بعد حضرت محمد ﷺ نے میثاقِ مدینہ کے ذریعے اسلامی ریاست کو سیاسی طور پر مستحکم کیا اور مواخاتِ مدینہ کے ذریعے معاشی طور پر مستحکم کیا۔ اور ہر قسم کے ظلم، ناانصافی اور استحصال کے نظام کا قلع قمع کر دیا اور پھر معاشی پہلوؤں کی طرف قدم بڑھایا۔

جب معاشرے کی حالت اس حد تک بگڑ جائے کہ ہر طرف نفسا نفسی ہو، زندگی کا ہر شعبہ زوال کا شکار ہو تو ان حالات میں محض جزوی سطح پر جدوجہد کرنے سے مسئلہ حل نہیں ہوگا بلکہ ہمیں پورے نظام کی سرجری کرنا ہوگی اور اس گلے سڑے فرسودہ اور استحصالی نظام کو سمندر برد کرنا ہوگا۔ اگر ہر طرف معاشی استحصالی کا بازار گرم ہو، غربت اپنے عروج پر ہو، عدل وانصاف ناپید ہو، قانون حکمرانوں کی لونڈی ہو، ہر شخص خودغرضیت کی زندگی بسر کیے جا رہا ہو، الغرض ہر طرف ایک بربادی کا سماں ہو تو ان حالات میں اجتماعی طور پر قوم کو اخلاقیات کا درس دینے اور اسلام کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی تلقین سے نتائج پیدا نہیں ہوں گے جو ایک اسلامی معاشرے کی تشکیل کے لیے ضروری ہیں اور یہ سنتِ نبوی ﷺ کے بھی خلاف عمل ہوگا۔

باطل کے نِظام میں تقوی کی آرزو
ہے کیا حسیں فریب جو کھائے ہوے ہیں ہم

اور پیغمبرِ انقلاب ﷺ نے اِرشاد فرمایا کہ

"ممکن ہے کہ (اضطراری) فقر وافلاس کفر کی حد تک پہنچا دے۔"

چنانچہ ضروری ہے کہ قوم کو اس اضطراری فقر وفاقہ سے نجات دلائی جائے اس کے لیے سیاسی انقلاب کی ضرورت ہے۔ سیاسی انقلاب کے ذریعے اہلِ حق کے پاس قوتِ نافذہ آجاتی ہے۔ قوتِ نافذہ (Administration Power) سے وہ تمام کام جو معاشرتی اور سماجی سطح کے انقلاب سے تعلق رکھتے ہیں آسان ہو جاتے ہیں اور نتائج کی شرح زیادہ ہو جاتی ہے۔ پھر معاشی انقلاب (Economic Revolution) سے معاشرے میں معاشی استحکام (Economic Stability) لایا جاتا ہے۔ اسی طرح تیسری سطح معاشرتی انقلاب کی ہے جو تعلیمی، اخلاقی، ثقافتی اور دیگر معاشرتی پہلوؤں سے متعلق ہے۔

معزز کارکن!

یہی وہ مصطفوی انقلاب کی فکر ہے جس کو لے کر MSM قائدِ انقلاب کی انقلابی

جدوجہد میں ہراول دستے کا کردار ادا کر رہی ہے اور قائدِ انقلاب کی عظیم انقلابی جماعت کا ہر اول دستہ ہونے پر مبارکباد کے مستحق ہیں۔ چاہے وہ 23 دسمبر 2012 کا عوامی استقبال ہو یا اس کے بعد برف جما دینے والی سردی میں انتخابی اصلاحات کا تاریخی دھرنا۔ چاہے وہ 17 جون کا سانحہء ماڈل ٹاؤن ہو یا اس کے بعد 70 دن کی تاریخی جدوجہد، MSM اپنے قائد کی انقلابی جماعت میں ہراول دستے کا کردار ادا کرتی رہی ہے۔

بطورِ کارکن ہماری ذمہ داریاں:

احیائے اسلام، تعمیرِ وطن، فروغِ علم، حقوقِ طلباء کے تحفظ کے لیے سرگرمِ عمل ملک گیر طلبہ تنظیم کا کارکن ہونے کے ناطے میری کیا ذمہ داریاں ہیں؟ یہ وہ سوال ہے جسے ہمیشہ ہمارے دل و دماغ میں تازہ رہنا چاہیے۔ بطورِ کارکن MSM آپ پر کچھ ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں جو انفرادی نوعیت کی بھی ہیں اور اجتماعی نوعیت کی بھی۔

انفرادی ذمہ داریاں:

نماز اور دیگر عباداتِ واجبہ:

MSM چاہتی ہے کہ اس کا ہر کارکن روزانہ پانچ وقت خدائے بزرگ و برتر کے سامنے جھکنے والا ہو۔ نماز کی صورت میں اللہ کی بندگی کے ساتھ ساتھ دیگر عباداتِ واجبہ بھی اوقات میں پابندی کے ساتھ ادا کرے۔

اخلاق اور معاملات کی اصلاح:

اسلامی تعلیمات کی روح اور خلاصہ حسنِ خلق ہے۔ اخلاقِ حسنہ کردار کو اسوۂ رسول ﷺ کے مطابق ڈھالنے کا نام ہے۔ اخلاقِ حسنہ جنت میں نبی اکرم ﷺ کی قربت کا ذریعہ ہے۔ MSM چاہتی ہے اس کے ہر کارکن کا اخلاق بلند ترین ہو۔ گفتگو کرے تو سچ بولے، وعدہ کرے تو پورا کرے، جھگڑے اور اختلاف سے اجتناب کرتے ہوئے صورت میں نرم زبان اختیار

کرے، گالی گلوچ اور لعن طعن سے ہمیشہ زبان پاک رکھے، والدین اور بزرگوں کا ادب کرے اور چھوٹوں پر رحم کرے۔

تلاوتِ قرآن اور ذکرِ الٰہی:

روزانہ تلاوتِ قرآن مجید بمع ترجمہ (عرفان القرآن) اپنا معمول بنالیں، چاہے چند آیات ہی کیوں نہ ہوں اور معمول کے مطابق ذکرِ الٰہی بھی کریں۔ استغفار اور کلمہ طیبہ 100,100 بار روزانہ پڑھنا اپنا معمول بنالیں۔

درودِ پاک پڑھنا:

آقا ﷺ پر درود و سلام سنتِ الٰہی اور قرآنی حکم ہونے کے ساتھ ساتھ ایک اُمتی کا اپنے نبی ﷺ سے حبی تعلق کی بھی علامت ہے۔ لہٰذا ہر وابستہ اور کارکن کم از کم روزانہ 100 مرتبہ درودِ و سلام آقا ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں ضرور بالضرور بھیجے۔

MSM کارواں میں اِضافہ:

جب ہم احیائے اسلام، تعمیرِ وطن، فروغِ علم، حقوقِ طلباء کی اس ملک گیر طلباء تنظیم جن کی منزل مصطفوی انقلاب ہے کا حصہ بن گئے ہیں یہ دعوت دوسرے طلبہ تک پہنچانا ہمارا فرض ہے۔ اس کے لیے ہمیں ایک لسٹ مرتب کرنا ہوگی جس میں ہمارے دوست، رشتہ دار، کلاس فیلوز اور متعلقہ تعلیمی ادارے میں زیرِ تعلیم طلباء ہوں گے۔ ہمیں اس طویل لسٹ میں سے دو افراد کا چناؤ کرنا ہوگا جن کو دعوت دینا آسان اور مؤثر ہو۔ ان کے ساتھ باہمی میل جول رکھیں، مختلف اُمور پر تبادلۂ خیال کریں اور آہستہ آہستہ قائدِ انقلاب کی کُتب اور خطابات گفٹ کی صورت میں دیں اور ایسا اہتمام کریں کہ یہ اکھٹے بیٹھ کر ایکٹوٹی کی صورت میں کیا جائے۔ پھر جب آپ یہ سمجھ لیں گے کہ یہ پختہ ہوگئے ہیں تو مزید دو کا انتخاب کرلیں اور اس ہراول دستے میں انقلابی جانثاروں کی تعداد میں اضافہ کرتے جائیں۔

قائدِ انقلاب کے خطابات سننا اور کُتب کا مطالعہ:

قائدِ انقلاب کے خطابات اور کُتب کی صورت میں امتِ مسلمہ اور پاکستانی عوام کے پاس ایک عظیم علمی ذخیرہ ہے جو آنے والی صدیوں تک اُمت کی راہنمائی کرے گا۔ یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم اس سے دعوتی ،فکری، علمی، تنظیمی اور نظریاتی فائدہ اُٹھائیں۔ ہر ہفتے ایک خطاب خود سننا اور ایک خطاب اپنے زیرِ اثر دو افراد کو سنوانا ہماری تنظیمی ذمہ داری ہے۔(ہفتہ وار خطابات کی لسٹ آخر میں موجود ہے)

اور اسی طرح MSM آپ کو علمی طور پر مضبوط دیکھنا چاہتی ہے۔ہمیں کم از کم ایک ماہ میں ایک کتاب سے استفادہ ضرور حاصل کرنا چاہیے یا روزانہ کی بنیادوں پر 30 صفحات لازمی پڑھنے چاہیے۔اس کا اہتمام اپنے زیرِ اثر دو افراد کے لیے بھی کریں۔(مرحلہ وار کُتب کی لسٹ آخر میں موجود ہے)

زرِتعاون:

ہر کارکن MSM کی تا حیات یا سالانہ رفاقت حاصل کرے۔اور ماہانہ بنیادوں پر اپنی استطاعت کے مطابق مقامی یونٹ میں اپنا زرِتعاون جمع کروائے۔ تا کہ احیائے اسلام کے اس عظیم مشن کو وسائل دستیاب آسکیں۔

معزز کارکن!

MSM رسمی طلباء تنظیم نہیں بلکہ مواخات پر مبنی حقیقی اسلامی کردار کی حامل ملک گیر طلباء تنظیم ہے۔MSM اپنے ہر فرد میں صلہ رحمی، ایثار اور مواخات کا خالص رنگ دیکھنا چاہتی ہے۔ ہماری ذمہ داری ہے کہ اپنے اردگرد کے لوگوں کے دُکھ درد میں شریک ہوں، بیمار پرسی کریں، خوشی میں شریک ہوں اور اگر کہیں ناانصافی ہو رہی ہو تو ممکنہ حد تک فہم و فراست سے مسئلہ کے حل کے لیے پیش پیش ہوں اور اعلائے کلمہ حق کا فریضہ ادا کریں اور حدیث کے مطابق ظلم سے نفرت

کریں ،ظلم کے خلاف آواز اُٹھائیں، اپنے ہاتھ (اختیار) سے ممکنہ حد تک ظلم کے خلاف جہاد کریں۔

اجتماعی نوعیت کی ذمہ داریاں:

انفرادی نوعیت کی ذمہ داری کے ساتھ ساتھ عام طلباء تک ہماری دعوت اور پیغام پہنچانے کے لیےMSM نے ہفتہ وارا یکٹیوٹیز تشکیل دی ہیں۔

پہلا ہفتہ:

پہلے ہفتے میں درودسرکلز ہوں گےجس کے آخر میں قائدِ محترم کا خطاب سنوایا جائے گا۔ یہ عام طلباء کے لیے منعقد ہوگا اوراس میں وہ دوافراد بھی ضرور شریک ہوں گے جو آپکے زیرِ اثر براہِ راست دعوت میں دیں گے۔

دوسرا ہفتہ:

دوسرے ہفتے میں قائدِ انقلاب کی کُتب سے selected topics پر study circles کا اہتمام ہوگا (برائے یونیورسٹیز وکالجز)۔

تیسرا ہفتہ:

تیسرا ہفتہ قرآن سرکلز کے لیے مختص ہوگا جس میں قائدِ انقلاب کے خطابات سُنوائے جائیں گے تاکہ طلباءخود براہِ راست قائدِ انقلاب کے ملفوظاتِ عالیہ سے استفادہ کرسکیں۔

چوتھا ہفتہ:

چوتھے ہفتے میں شب بیداری کا پروگرام کروایا جائے گا جو کہ مرکز سے جاری شدہ شیڈول کے مطابق انعقاد پذیر ہوگا۔جس میں قائدمحترم کا خصوصی خطاب چلایا جائے گا۔

:Projects

اِن تمام چیزوں کے ساتھ ساتھMSM سالانہ بنیادوں پہ مرکزی اور بڑی سطح کے

selected cities میں پراجیکٹس لانچ کیا کرے گی۔ اس کو کامیاب کروانے میں آپ کا کردار نہایت اہمیت کا حامل ہے۔

مہمات:

MSM تلف مہمات لانچ کرتی رہتی ہے۔جیسے تعلیم سب کے لیے، اعتکاف مہم، بیداری ءطلباء مہم، ممبرشپ مہم ۔ایسی تمام مہمات میں آپ کا فعال کردار ادا کرنا نہایت اہم ذمہ داری ہے۔

نصاب مصطفوی سٹوڈنٹس مومنٹ

مرحلہ اول

خطابات

نمبر شمار	عنوانات	سیریل نمبر
01	حضور نبی اکرم ﷺ ہی صراطِ مستقیم ہیں	391
02	حضور نبی اکرم ﷺ سے تعلق کا واحد ذریعہ درود و سلام	16
03	فضائلِ قرآن اور رجوع الی القرآن کی ضرورت	2565
04	حقوقِ رسول ﷺ ہی حقوق اللہ ہیں	453
05	بن دیکھے عشقِ مصطفیٰ ﷺ	189
06	جوانی میں توبہ کی فضیلت 1&2	161
07	ترکِ گناہ	392
08	تعلقِ مع اللہ اور حسنِ خلق	2374
09	واقعات و احوالِ قیامت	607
10	رضائے الٰہی مقصدِ حیات	1066
11	خشیتِ الٰہی اور گریہ و بُکا	327
12	پیغامِ معراج النبی ﷺ اور شہادتِ امامِ حسینؑ	265
13	پیغمبرانہ جدوجہد اور طاغوتی طاقتوں کے مزاحمتی حرب	575
14	دہشت گرد موجودہ دور کے خوارج ہیں	1298

1128	دین میں امن کی اہمیت	15
2539	دورِ فتن میں تحریکِ منہاج القرآن کی اہمیت	16
1819	حضور ﷺ کی امن پسندی وانسانیت	17
181	پاکستان میں جمہوری ادارے مستحکم کیوں نہیں؟	18

کُتب

۱۔ عرفان القران

سورۃ مریم

۲۔الحدیث

۱۔نیکی صلہ رحمی اورحقوق (المنہاج السوی)

۲۔سنتِ نبوی ﷺ کومضبوطی سے تھامے رکھنا (المنہاج السوی)

۳۔عظمت ،رسالت اورشرفِ مصطفیٰ ﷺ (المنہاج السوی)

۴۔خوارج ،مرتدین اورگستاخانِ مصطفیٰ ﷺ کا بیان (المنہاج السوی)

۵۔فضیلتِ درودوسلام (اربعینات)

عنوانات	نمبر شمار
تحریکِ منہاج القرآن کا تصورِ دین	01
خدمتِ دین کی توفیق	02
قرآنی فلسفہء تبلیغ	03
اقبال کا خواب اور آج کا پاکستان	04
سیرۃ الرسول ﷺ کی تاریخی اہمیت	05
عشقِ رسول ﷺ وقت کی اہم ضرورت ہے	06
شانِ اولیاء، قرآن اور جدید سائنس	07
زندگی نیکی اور بدی کی جنگ ہے	08
ہمارا اصلی وطن	09
تعلق بالرسالت: آشنائی سے وفائی تک	10
مقصدِ بعثتِ انبیاء	11
فروغِ امن اور انسدادِ دہشت گردی	12
اسیرانِ جمالِ مصطفیٰ ﷺ	13
کیا میلاد النبی ﷺ منانا بدعت ہے؟	14
دہشت گردی اور فتنہء خوارج: فتویٰ	15
حسنِ اعمال	16

نصاب مصطفوی سٹوڈنٹس موومنٹ

مرحلہ دوم

خطابات

نمبر شمار	عنوانات	سیریل نمبر
01	محبت	1510
02	حضور نبی اکرم ﷺ کا اُمت سے زندہ تعلق	1560
03	اخوت، رفاقت اور حسنِ خلق	2373
04	مخلوق کی دردمندی اور خیر خواہی	FM-48
05	اقبال کا پیغامِ جہد و عشق	473
06	اقبال کا تصورِ خودی	223
07	عطائے مصطفیٰ ﷺ اور نائبِ رسول ﷺ	1562
08	آل پاکستان طلبہ کنونشن: ایوانِ اقبال	
09	قائدِ عظم کے اَفکار اور آج کا پاکستان	315
10	اہلِ حق اور اہلِ باطل کی کشمکش لاتسلسل	1208
11	ایمان، یقین اور استقامت: آخری فتح حق کی ہے	ID-76
12	خلفاء راشدین اور صحابہ کرام کا اہلِ بیت سے تعلق	375
13	زندگی کا مقصد لوجہ اللہ	38
14	محبت، امن اور علم کا فروغ	1223
15	اسلام کا تصورِ علم اور ہمارا نظامِ تعلیم	1116

16	مصارفِ زکوۃ کی ترجیحات	223
17	طہارت قلب و باطن: حصولِ علم اور نیک صحبت کے لیے ہجرت	1229

کُتب

۱۔ عرفان القران

سورۃ الحجرات

۲۔ الحدیث

۱۔آداب و معاملات (المنہاج السوی)

۲۔حضور ﷺ کو مضبوطی سے توسل (اربعینات)

۳۔فضیلت و فرضیتِ نماز اور ترک پر وعید (اربعینات)

۴۔رحمتِ مصطفیٰ ﷺ علی الخلق

نمبر شمار	عنوانات
01	قرآنی فلسفہء انقلاب (جلد اول)
02	سیرت الرسول ﷺ (جلد اول)
03	الجہاد الاکبر
04	دورِ حاضر میں طاغوتی طاقتوں کے چار محاذ
05	روایتی سیاست اور مصطفوی انقلاب
06	بیداریء شعور
07	نظامِ مصطفیٰ ﷺ
08	تصورِ دین اور حیاتِ نبوی ﷺ کا سیاسی پہلو

سفرِ انقلاب	09
نیو ورلڈ آڈر اور عالمِ اسلام	10
اقبال کا مردِ مومن	11
اسلام (ایک سو سوالات کے اہم جوابات)	12
ارکانِ اسلام	13
سلسلہ تعلیماتِ اسلام: ۱۲ اسلام	14
کتابِ توحید (جلد اول)	15
مومن کون ہے؟	16
کتابُ التوسل	17
میلاد النبی ﷺ	18
تذکرے اور صحبتیں	19

نصاب مصطفوی سٹوڈنٹس موومنٹ

مرحلہ سوم

خطابات

نمبر شمار	عنوانات	سیریل نمبر
01	اہمیتِ علمِ حاضرہ	376
02	فیضانِ غوث الاعظمؓ کے امین اور تعلیماتِ قادریہ	129
03	شہادتِ امامِ حسینؑ پیغامِ امن ہے	1102
04	نظامِ جمہوریتِ اور مشاورت کے قرآنی اُصول	260
05	اسلام میں عورت کا کردار	1491
06	پاکستان کا نظامِ تعلم اور مصطفوی سٹوڈنٹس موومنٹ کا کردار	2424
07	صحبت بد کے اثرات اور انکا ازالہ	1065
08	انقلابی جدوجہد میں کارکنوں کا کردار	207
09	وسوسے چھوڑ دو	464
10	انقلاب کیسے آئیگا؟	465
11	انقلاب کی عملی جدوجہد کے تقاضے	514
12	حضور ﷺ کی منہاج القرآن پر تین عنایات	819
13	انقلاب کب اور کیسے؟ اجلاس پارلیمنٹ MSM	1448
14	اِسلامی انقلاب کا طریقہ کار	1186
15	زندگی کا سفر قائدِ انقلاب کی زبانی	226

16	داعی کے اوصاف	1327
17	اوصافِ قیادت	1299
18	حقائقِ تصوف اور طرائقِ معرفت Part 2	1497

کُتب

ا۔ عرفان القران

آخری پارہ نصف آخر

۲۔الحدیث

ا۔خدمتِ دین کی اہمیت وفضیلت (اربعینات)

۲۔محبتِ رسول ﷺ میں صحابہ کرام کی وارفتگی (اربعینات)

۳۔رحمتِ مصطفیٰ ﷺ (اربعینات)

نمبرشمار	عنوانات
01	قرآنی فلسفہءِ انقلاب (جلددوم)
02	سیرت الرسول ﷺ (جلددوم)
03	اسلامی فلسفہءِ زندگی
04	کتاب التوحید (جلددوم)
05	زادِراہِ انقلاب
06	قائداورکارکن
07	اقتصادیاتِ اسلام
08	اسلام اورجدیدسائنس

09	عقیدہ ختمِ نبوت
10	فلسفہء تحریک (فکری وحدت، اجتماعیت اور منہج ومقصد)
11	پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری: ایک عہد ساز شخصیت
12	انتہاء پسندی اور دہشت گردی کے خاتمے میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کا کردار

مصطفوی

Facebook.com/MSMPakistan
Twitter.com/MSMPakistan
www.msmpakistan.org
Phone: 042-35201967